گروزنی کی صوفی کانفرنس

ابوبکر قدوسی

''امام'' پیوٹن کے ہمنواؤں کا ''سلفیوں'' کے اہل سنت سے اخراج کا فتوی

سترہ مارچ 2016ء کو نریندر مودی ہاتھوں میں گلدستہ اٹھائے سفید کپڑے پہنے بال میں داخل ہوئے۔ مودی کی کسی بھی مسلم کانفرنس میں یہ پہلی شرکت تھی' کانفرنس کے منتظم سید اشرف کچھوچھوی نے اس کانفرنس سے کئی ماہ قبل صوفیا اور سجادہ نشینوں کے ایک وفد کی قیادت کرتے ہوئے وزیراعظم مودی سے ملاقات کی تھی۔ اس موقع پر مودی نے کہا تھا کہ ''اگر مسلمان صوفیا کے اسلام پر چلتے تو دنیا میں کہیں بھی دہشت گردی نہ ہوتی۔''

بتایا جاتا ہے کہ اسی ملاقات میں یا اس کے بعد ہی ایک بین الاقوامی صوفی کانفرنس کے انعقاد کا خیال پیش کیا گیا اور پھر حکومت کی نگرانی میں اسے منعقد کیا گیا۔ یہ کانفرنس اپنے انعقاد کے بہت پہلے ہی متنازعہ ہوگئی۔ ہوا یوں کہ بریلوی مسلک کے علماء نے اس پر صرف ہونے والے کروڑوں روپے پر سوال اٹھا دیئے۔ خیر یہ ان کا داخلی معاملہ تھا لیکن ایک بات انہوں نے اہم کی کہ یہ مسلمانوں میں باہم پھوٹ ڈلوانے والی بات ہے۔ کانفرنس چار روز جاری رہی۔ آخری روز رام لیلا میدان میں جلسہ بھی کیا گیا۔ کانفرنس میں دنیا بھر سے دوسو علماء اور صوفیوں نے شرکت کی۔

جس روز یہ کانفرنس ہو رہی تھی۔ ٹھیک اسی روز لاہور میں بھی ایک صوفی کانفرنس منعقد ہوئی جس کے روح رواں امریکی صوفی عمر فاروق عبداللہ تھے۔

اب گروزنی میں نسبتاً بڑے پیمانے پر صوفی کانفرنس منعقد ہوئی ہے' جس نے اپنی حدود سے تجاوز کرتے ہوئے امت مسلمہ میں ایک نئے تفرقے کی بنیاد رکھی ہے۔ اور باوجود گہرے فکری اختلاف کے امت جس معاملے میں متفق تھی' اس نظریاتی اتحاد کو پاش پاش کرنے کی کوشش کی ہے۔

اس کانفرنس کی صدارت چیچنیا کے صدر رمضان قدیروف نے کی' جو احمد قدیروف کے

بیٹے ہیں، پیوٹن کے بہت قریب سمجھے جاتے ہیں۔ اور مفتی جامعہ از ہر بھی شامل ہوئے یہ تو تھا ان کانفرنسوں کا پس منظر کہ آپ جان سکیں کفراب کس کس دروازے سے نقب زن ہے۔

کمال نہیں ہو رہا؟ کہ امریکہ، مودی اور اب سفاک قاتل پیوٹن سب کو امت مسلمہ کی فکری جہتیں طے کرنے کی فکریں بے چین کیے دے رہی ہیں۔ جی ہاں اس کانفرنس میں بنیادی فیصلہ یہ کیا گیا کون اہل سنت ہے اور کون اس سے خارج ہے۔؟ کانفرنس کے اختتامی اعلامیے میں اہل سنت کی نئی تعریف جاری کی گئی۔

''اہلسنت اعتقادی اور کلامی مذاہب کے اعتبار سے اشعری اور ماتریدی ہیں اور فقہی اعتبار سے چار مسلک حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی ہیں اور علمی، اخلاقی اور تزکیہ نفس کے اعتبار سے صوفی امام الجنید (جنید بغدادی) اور ایسے اہل تصوف پاک کے ماننے والے ہیں۔''

اس کانفرنس میں زور دیکر کہا گیا کہ

''سلفیت امت ''اسلامی'' تفرقے اور اسلام کی بدنامی کا سبب بنی ہوئی ہے۔ اختتامی بیان میں یہ بھی ذکر ہوا کہ

''اہلسنت و الجماعت کے مفہوم کو خطرے اور انحراف سے بچانا سب سے اہم اور ضروری مسئلہ ہے، ایسا مفہوم جسے انتہا پسند اس مقدس عنوان کو چرا کر اپنے لئے محدود و مخصوص کرنے کے درپہ ہیں۔''

اس پس منظر کے بعد آپ غور کیجئے کہ اس میں امت مسلمہ کے لیے کیسا بربادی کا منصوبہ چھپا ہوا ہے۔ بدقسمتی سے اسلام کے ظہور اور غلبے کے بعد پہلی صدی میں ہی پیش آنے والے المیے کے نتیجے میں سیاسی اختلاف عقیدے کے اختلاف میں تبدیل ہو گیا۔ اور مستقل دو گروہ شیعہ اور اہل سنت وجود میں آ گئے۔ اہل سنت میں پھر کئی فقہی مسالک بنے جو آج ایک حقیقت ہیں لیکن اس سب کے باوجود یہ سب خود کو اہل سنت جانتے اور دوسرے مسالک کو بھی اہل سنت ہی سمجھتے تھے۔ اس فرقہ وارانہ کانفرنس کا گھناؤنہ مقصد امت کے اس فکری اتحاد کو پارہ پارہ کرنا ہے۔

مفتی منیب صاحب جو معتدل اور سنجیدہ فکر کے عالم ہیں انہوں نے اس کانفرنس کے پیچھے چھپے تخریب کے عنصر کو نہ جانے کیوں نظر انداز کیا ہے' دانستہ یا نادانستہ؟

''سلفیت'' عالم اسلام میں کسی بھی نام سے پہلی تحریک ہو ہمیشہ اس کو اہل سنت کا ہی ایک فکری گروہ خیال کیا گیا۔

مفتی صاحب کانفرنس کے اعلامیے کے ایک حصے کو نقل کرتے ہیں۔آپ بھی پڑھیے:

''اہل السنۃ والجماعۃ اعتقادی یعنی کلامی مسائل میں اشاعرہ (جو امام ابوالحسن الاشعری کی طرف منسوب ہیں) ماتریدیہ (جو امام ابومنصور ماتریدی کی طرف منسوب ہیں) اور ''اہل الحدیث المفوضہ'' شامل ہیں (یعنی وہ اہل حدیث جو اعتقادی مسائل میں صفات الٰہی سے متعلق آیات متشابہات پر ایمان لاتے ہیں اور ان کے مرادی یا حقیقی معنی کو اللہ تعالیٰ کے علم کی طرف تفویض کر دیتے ہیں' یعنی وہ ان الفاظ کے ظاہری معنی مراد نہیں لیتے۔ان آیات متشابہات میں اللہ تعالیٰ کے لیے ''ید' وجہ' ساق' نفس' عین اور جہت وغیرہا'' کلمات آئے ہیں۔پس جن اہل حدیث نے ان کلمات کو اعضاء جوارح (Organs) کے معنی میں لیا ہے' اس کانفرنس کی قرارداد کی زد سے انہیں ''اہل' السنۃ والجماعۃ'' سے خارج قرار دیا گیا ہے' اس فکر کے حاملین کو علمائے علم الکلام نے ''مجسمین'' سے تعبیر کیا ہے'' اندازہ کیجئے کہ صفات الٰہی کے ایک علمی مسئلے کو بنیاد بنا کر اہل حدیث کو اہل سنت سے خارج قرار دیا جا رہا ہے' اور پھر سلفیت کا لفظ استعمال کر کے اس کو انتہا پسندی کے مترادف قرار دیا جا رہا ہے۔کیا مفتی صاحب نہیں جانتے کہ سعودی علماء اللہ کی صفات اور (Organs) کے اسی طرح قائل ہیں جیسے سلف صالحین تھے' اور اس اعلامیے کے ذریعے تمام دنیا کے سلفیوں کو اور اہل حدیث کو اہل سنت سے خارج قرار دے دیا گیا ہے...... ہمارا سوال یہی ہے کہ کیا اب امت کے علمی معاملے بھی پیوٹن جیسوں کے اشارہ ابرو کے محتاج ہوں گے؟

آپ نے سعودیہ کے حوالے سے بہت ''درد دل'' کا مظاہرہ کیا ہے آپ کا شکریہ' آپ کی عنایت ہے اگر آپ یہ لطف و کرم بھی نہ کرتے تو سلفی کہاں جاتے؟

امام ابن ابی العز الحنفی شرح عقیدہ طحاویہ والے اپنی تمام تر کتاب میں جہاں اللہ تعالیٰ کی ان صفات کا ذکر آتا ہے اس سے یہی مراد لیتے ہیں جو آج کے دنیا بھر کے سلفیوں کا عقیدہ ہے اور باوجود حنفی ہونے کے انہوں نے اشاعرہ اور ماتریدیہ کا رد کیا ہے۔

خود امام طحاوی جو حنفیہ کے بہت بڑے وکیل تھے ان کا یہی عقیدہ تھا کیا آپ جانتے ہیں کہ کلام اللہ تعالیٰ کے بارے میں انہوں نے کیا لکھا؟...... جی انہوں نے اس کو اللہ کا لفظی کلام کہا جو بولنے سے پیدا ہوتا ہے اور خود امام ابوحنیفہ کا کیا عقیدہ تھا؟

امام صاحب سے اللہ تعالیٰ کے بارے میں سوال کیا گیا کہ اللہ کہاں ہے؟ بولے کل پوچھنا' اگلے روز پوچھا گیا تو فرمایا

''اللہ عرش پر مستوی ہیں اور جس نے اس کا انکار کیا اس نے کفر کیا''

جی مفتی صاحب نکال لیے امام صاحب کو بھی اہل سنت سے۔ اور کیا ماتریدیہ اور اشاعرہ کا عقیدہ عرش پر استویٰ رب کائنات کے بارے میں یہی ہے؟...... وہ تو استوا کے قائل ہی نہیں ہیں۔

جی ایک اور بات کہوں انہی سلفی عقائد کے سبب امام ابن تیمیہ کو بھی گروزنی کانفرنس کے بعد اہل سنت نہیں کہا جائے گا ہاں یہ بھی یاد کروادوں کہ ملا علی قاری نے ایک بار امام ابن تیمیہ کے لیے کہا کہ ''اگر ابن تیمیہ شیخ الاسلام نہیں تو کوئی بھی شیخ الاسلام نہیں''

امام ابن تیمیہ سے جب یہ سوال ہوا کہ دو اشخاص کا آپس میں جھگڑا ہوا ہے اور ان میں سے ایک یہ کہتا ہے کہ جو شخص اللہ کے آسمان میں ہونے کا اعتقاد نہ رکھے تو وہ گمراہ ہے اور دوسرا شخص یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی جگہ میں منحصر نہیں ہے تو اس بارے امام شافعی کا عقیدہ کیا ہے؟ تو امام صاحب اس سوال کے جواب میں لکھتے ہیں:

''الحمد للہ ' اعتقاد الشافعی رضی اللہ عنہ و اعتقاد سلف الاسلام کمالک والثوریٰ والا وزاعی و ابن المبارک و احمد بن حنبل و اسحاق بن راھویہ وھو اعتقاد المشایخ المقتدیٰ بھم کا لفضیل بن عیاض وابی سلیمان

الدارنی و سھیل بن عبداللہ التستری وغیر ھم ' فانه لیس بین ھولاء الائمة وامثالھم نزاع فی اصول الدین وکذلک ابو حنفیة رحمة الله علیه فان الاعتقاد الثابت عنه فی التوحید والقدر و نحوذلک موافق لا عتقاد ھو لاء و اعتقاد ھولا' ھو ماکان علیه الصحابة والتابعون لھم باحسان وھو مانطق به الکتاب والسنة

''امام شافعی رضی اللہ عنہ اور سلف صالحین امام مالک' امام ثوری' امام اوزاعی' امام عبداللہ بن مبارک' امام احمد بن حنبل' امام اسحاق بن راہویہ' رحمہم اللہ کا بھی وہی عقیدہ ہے جو ان مشائخ کا ہے جن کی لوگوں نے پیروی کی ہے جیسا کہ فضیل بن عیاض' ابوسلیمان دارنی اور سہیل بن عبداللہ تستری رحمہم اللہ وغیرہ۔ ان تمام ائمہ میں اصول دین یعنی عقائد میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ اسی طرح کا معاملہ امام ابوحنیفہ کا بھی ہے یعنی توحید اور تقدیر وغیرہ کے مسائل میں امام ابوحنیفہ سے جو عقیدہ ثابت ہے' وہ وہی عقیدہ ہے جو مذکورہ بالا ائمہ کا ہے۔ اور ان ائمہ کا عقیدہ وہی ہے جو صحابہ اور تابعین کا ہے اور صحابہ وتابعین کا عقیدہ وہی ہے جو کتاب وسنت میں صراحتاً بیان ہوا ہے۔''

جی ہاں! نکال دیجئے ان سب ائمہ کو اہل سنت سے۔؟

محترم یہ سیاسی جنگ ہے جو مذہب کے پردے میں لڑی جارہی ہے۔ ان کا خیال ہے کہ شام میں صرف سلفی لڑ رہے ہیں' عراق میں اور افغانستان میں صرف سلفی جنگ جو ہیں' جب کہ معاملہ مختلف ہے' جہاں ظلم ہوگا جس کے بچے مریں گے جس کا گھر اجڑے گا' وہ لڑے گا۔

جناب یہ سعودیہ کو تنہا کرنے کا کھیل ہے' جس میں ہمارے اہل سنت بھولے پن میں شریک ہورہے ہیں۔

آپ بھی جانتے ہیں کہ عراق' شام اور افغانستان میں دن رات بمباری صرف اہل سنت پر ہوئی' بچے ہمارے مرے' گھر ہمارے اجڑے' آپ کے کالم لکھنے کے دن حلب پر اتنی بمباری ہوئی کہ محلے کے محلے صاف ہوگئے' ایسے میں ایک نوجوان شدت پسند نہ ہو جائیں تو کیا کریں' پھر بھی دنیا بھر کے سلفی اکابرین نے اور سعودیہ کے کبار علماء

نے ان کی مذمت کی...... لیکن کانفرنس نے بلاتخصیص تمام سلفیوں کو اہل سنت سے دیس نکالا دے دیا۔ کاش پیوٹن کے خرچے پر ہونے والی کانفرنس ان اسباب کا بھی تجزیہ کرتی کہ جس نے مسلم معاشرے میں اس انتہا پسندی اور تکفیری سوچ کو جنم دیا۔ اس کے پیچھے انہی پیوٹن اور اوبامہ کے مظالم ہی نظر پڑیں گے......

آپ نے لکھا؛

''یہ کانفرنس ایسا سنگ میل ثابت ہوگی جو الحادی فکر کی اصلاح کرے گی''

انہوں نے تو اہل سنت سے نکالا آپ نے الحادی فکر کے کھاتے میں ڈال دیا' جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے۔

آپ لکھتے ہیں

''ضرورت اس امر کی ہے کہ گروزنی کی اس عالمی کانفرنس کو اختلاف کی خلیج کو وسیع کرنے کے لیے استعمال نہ کیا جائے بلکہ سعودی عرب سمیت تمام علمائے امت کو اس سے استفادہ کرتے ہوئے دین کے مسلمہ اور مشترکہ اصولوں پر اجماع کے قیام کے لیے استعمال کیا جائے۔ سعودی عرب جو اپنے دینی نظریات کے فروغ کے لیے بے پناہ سرمایہ خرچ کرتا تھا اب وہ خود ان فسادیوں کے نشانے پر ہے۔ لہٰذا انہیں اب یہ مصارف دین اور امت کی وحدت کے لیے استعمال کرنے چاہئیں اور امت میں تفریق کے اسباب کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ حقیقی معنی میں اتحاد امت کا خواب اپنی تعبیر کو پا سکے۔''

مفتی صاحب آپ بھول گئے سعودیوں کو اور سلفیوں کو آپ کی کانفرنس اہل سنت سے نکال چکی' تمام تر سلفیوں کو ان کے عقائد کی بنا پر خارجی قرار دے چکی تو پھر کن مشترکہ اصولوں کی آپ بات کرتے ہیں؟

امت کی تفریق کے اسباب تو اس کانفرنس نے خود پیدا کر دیئے ہیں۔ انتہا پسندی کو بڑھاوا تو خود اس کانفرنس کا اعلامیہ دیگا۔ کاش! آپ یہ کالم لکھنے سے پہلے اس کے نتائج پر بھی غور کر لیتے۔؟؟؟